مولانا زاہد الراشدی

آئین کی اسلامی دفعات اور ڈاکٹر محمود احمد غازی کی وضاحت

دستور پاکستان کے معطل ہونے کے بعد دستور کی اسلامی دفعات بالخصوص قرار داد مقاصد اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ سے متعلقہ شقوں کے حوالہ سے دینی حلقے مسلسل تشویش و اضطراب کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں گزشتہ دنوں میں دو وضاحتیں سامنے آئی ہیں ایک وزارت قانون کے ترجمان کی طرف سے اس طرح ہے کہ "قادیانیوں کے بارے میں آئین کے آرٹیکل 260 کی کلاز تھری بدستور نافذ العمل ہے جس کے تحت قادیانی گروپ اور خود کو احمدی کہنے والے لاہوری گروپ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ یہ بات وزارت قانون کے ایک ترجمان نے گزشتہ روز بتائی۔ ترجمان نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین سے متعلقہ اسلامی دفعات بشمول آرٹیکل 260 کے کلاز تھری کی دفعات 14 اکتوبر 1999ء کے آرڈر اور عبوری آئینی حکم نمبر 1، 1999ء سے ہرگز متصادم نہیں بلکہ یہ تمام دفعات اس وقت بھی نافذ العمل ہیں۔ وزارت قانون کے ترجمان نے بعض حلقوں کی طرف سے پھیلائے جانے والے اس تاثر کو قطعی غلط قرار دیا کہ 14 اکتوبر 1999ء کو ہنگامی حالات کے نفاذ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کو معطل قرار دینے کے بعد قادیانیوں سے متعلقہ آئینی دفعات نافذ العمل نہیں رہیں۔ ترجمان نے کہا کہ اس بارے میں پھیلائے گئے شکوک و شبہات بلاجواز ہیں۔ ترجمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ 1999ء کے عبوری آئین کے حکم نمبر 1 کے آرٹیکل 2 میں واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی دفعات معطل ہونے کے باوجود پاکستان کو ہر ممکن طور پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق ہی چلایا جائے گا"۔

جبکہ دوسری وضاحت ہمارے محترم دوست اور بزرگ ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب نے نیشنل سیکورٹی کونسل کے رکن کی حیثیت سے کی ہے اور 27 فروری کو لاہور میں مولانا امین احسن اصلاحی کی یاد میں منعقد ہونے والی تقریب سے خطاب کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا ہے کہ "نیشنل سیکورٹی کونسل اسلامی عقائد اور قرارداد مقاصد کو سامنے رکھ کر ہی کوئی کام کرے گی اس کے علاوہ کسی چیز پر عمل نہیں ہوگا، دستور میں اسلامی شقیں معطل نہیں ہیں، قادیانی غیر مسلم ہیں اور غیر مسلم ہی رہیں گے، پاکستان شریعت ہی سپریم لاء ہے کسی بھی اعلیٰ عدالت نے آج تک شریعت کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں دیا، پی سی او کے تحت آئین کی محض مخصوص دفعات کو معطل کیا گیا ہے سارا آئین معطل نہیں، عدالتیں بدستور کام کر رہی رہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کو ختم نہیں کیا جارہا یہ ساری غلط فہمیاں ہیں اس کے ممبران کی کم از کم تعداد 5 موجود ہے آئندہ چند دنوں میں نئے ارکان کی تقرری بھی کردی جائے گی۔ ان کی سمری چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف کے پاس ہے موجودہ حکومت پر قادیانی ازم پھیلانے کا الزام درست نہیں یہ افواہیں ہیں جن تین اہم شخصیات کے بارے میں قادیانی ہونے کا کہا گیا ہے اس کے بارے میں

تحقیقات کی گئیں تو وہ درست ثابت نہ ہوا"

حکومتی حلقے کی دو ذمہ دار شخصیتوں کی طرف سے اس وضاحت پر جہاں اطمینان کے اس پہلو کا اظہار ضروری ہے کہ حکومت نے اس سلسلہ میں دینی حلقوں کے اضطراب کو محسوس کیا ہے اور اس کا نوٹس لیا ہے وہاں اس قدر تفصیلی وضاحت کے باوجود یہ فرض کرنا بھی نامناسب نہیں ہوگا کہ آئینی بحران اور خلاء کے حوالہ سے مسئلہ ابھی جوں کا توں ہے اور دستور پاکستان کی مذکورہ اسلامی دفعات اصولی طور پر بدستور ابہام کا شکار ہیں مثلاً یہ بات ڈاکٹر غازی صاحب نے بھی فرمائی ہے اور وزارت قانون کے ترجمان کے بیان میں بھی اس طرف اشارہ موجود ہے کہ دستور پاکستان کی بعض دفعات کو معطل کیا گیا ہے اور ان کے سوا باقی دستور موجود ہے اور ملک کا نظام اس کے مطابق چلانے کی کوشش ہو رہی ہے، لیکن جہاں تک ہمیں یاد ہے کہ جنرل مشرف نے چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے ملک کا نظم و نسق سنبھالنے کے بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے بارے میں جو اعلان کیا تھا وہ یہی تھا کہ دستور پاکستان معطل ہونے سے مستثنیٰ قرار پانے والی دستوری دفعات کا کوئی ذکر ہے اس لئے جب یہ کہا گیا ہے کہ "دستور معطل ہے" تو اس کا مطلب یہی ہے کہ پورے کا پورا دستور معطل ہے، ورنہ اس تعطل کے دائرہ میں نہ آنے والی دفعات کا علیحدہ طور ذکر ضروری تھا، بلکہ وزارت قانون کے ترجمان کی مذکورہ وضاحت کے اس جملہ کو دوبارہ دیکھ لیں کہ "اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آئین کی دفعات معطل ہونے کے باوجود پاکستان کو ہر ممکن طور پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق ہی چلایا جائے گا" اس جملہ میں ہمیں دو باتیں واضح طور کھٹک رہی ہیں ایک یہ بات "دستور معطل ہونے" یا دستور کی دفعات معطل ہونے "میں اٹکی ہوئی ہے اگر "دستور" معطل ہوا ہے تو اس کی اسلامی دفعات کیسے باقی ہیں اور اگر" دستور کی دفعات" معطل ہوئی ہیں تو معطل ہونے والی اور بحال رہنے والی دستور دفعات کی تفصیل کہاں ہے؟ دوسری بات "ہر ممکن طور پر" کا جملہ ہے۔ دستور کے مطابق ملک کا نظام چلانے کی گارنٹی کو کمزور کر رہا ہے اور الجھن یہ ہے کہ اس "ہر ممکن طور پر" کے تعین کا فیصلہ کس کے ہاتھ میں ہے اور اس کی چابی کس کے پاس ہے؟

اس ضمن میں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ دستور کی معطلی یا اس کی بعض دفعات کی معطلی یا دستور کی اسلامی دفعات کی بحالی کا تعلق چیف ایگزیکٹو کے دوسرے فرمان سے ہے اور جو کچھ بھی خلاء یا بحران نظر آ رہا ہے وہ اسی سے پیدا ہوا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا وزارت قانون کے ترجمان کی وضاحت یا نیشنل سیکورٹی کونسل کے ایک رکن (ڈاکٹر محمود غازی کے کے تمام تر احترام کے باوجود ان سے معذرت کے ساتھ) کے ارشاد سے دستور کا خلاء پر ہوجاتا ہے؟ اور انکے فرمودات کو عبوری آئین کے فرمان کا قائم مقام یا اس کا متبادل ہونے کی صلاحیت و حیثیت حاصل ہے؟ اگر ایسا ہوجاتا ہے تو ہمارے لئے بہت خوشی کی بات ہے اور اس اطمینان کا اظہار کرنے اور اس پر حکومت کا شکریہ ادا کرنے میں ہمیں کوئی باک نہیں ہے، لیکن اگر ایسا نہیں ہے اور دستور کے ابہام یا خلاء

کو دستوری فرمان نے ہی دور کرنا ہے، تو ہم اپنی اس سابقہ درخواست پر بدستور قائم ہیں کہ چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف عبوری دستور کے ایک مستقل فرمان کے ذریعہ قرار داد مقاصد سمیت دستور کی تمام اسلامی دفعات اور قادیانیوں سے متعلقہ شقوں کی بحالی کا اعلان کریں کیونکہ اس کے بغیر اس حوالہ سے دینی حلقوں کے اضطراب اور تشویش میں کمی نہیں ہوگی۔

اس کے ساتھ محترم ڈاکٹر محمود احمد غازی سے ایک اور بات کی وضاحت کی درخواست بھی کر رہا ہوں، کہ انہوں نے اسلامی نظریاتی کونسل کے بارے میں تو یہ خوش آئند وضاحت کر دی ہے کہ اس کا وجود قائم ہے اور بہت جلد اس کی تکمیل ہونے والی ہے، لیکن اگر سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت اپیلیٹ بنچ کے بارے میں بھی شکوک و شبہات ابھر رہے ہیں۔ اب تک سامنے آنے والی صورت حال یہ ہے کہ شریعت اپیلیٹ بنچ کے جسٹس خلیل الرحمان خان اور جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی نے حلف نہیں اٹھایا تھا اور اس کے بعد کسی نئے "شریعت اپیلیٹ بنچ" کی تشکیل ہماری نظر سے نہیں گزری، اس لئے ہم یہ جاننا چاہیں گے کہ دستور پاکستان کی صراحت کے مطابق اس وقت سپریم کورٹ کے "شریعت اپیلیٹ بنچ" کا ڈھانچہ کیا ہے؟ مجھے ڈر ہے کہ ہمارے اس دوست کی بات کہیں سچ نہ ہو جائے، جس نے سپریم کورٹ کے "شریعت اپیلیٹ بنچ" کا ڈھانچہ کی طرف سے سودی قوانین کے خاتمہ کے تاریخی فیصلے کے بعد کہا تھا کہ "مولوی صاحب! کیا یہ بنچ اب اپنا وجود رکھ سکے گا؟

ردِ مرزائیت میں اہم کتابیں

اسلام اور مرزائیت... تقابلی مطالعہ
(علامہ محمد عبداللہ) =۱۵/روپے

تائید آسمانی در ردِ نشان آسمانی
(مولانا محمد جعفر تھانیسری) =/۱۰ روپے

حضرت مولانا
محمد علی جالندھری
رحمہ اللہ

تالیف: مولانا محمد سعید الرحمن علوی رحمہ اللہ
مقدمہ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مجاہد ختم نبوت اور عظیم مبلغ کی داستان حیات
جدوجہد اور خدمات قیمت:=/100

بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان